روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 24 جون 2011ء 21 رجب 1432 ہجری 24 احسان 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 144

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یادرکھنا چاہئے کہ جیسے ہمیں روشنی بخشنے کے لئے ہر روز تازہ طور پر آفتاب نکلتا ہے اور ہم اس قدر قصہ سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے اور نہ کچھ تسلی پا سکتے ہیں کہ ہم اندھیرے میں ہوں اور روشنی کا نام ونشان نہ ہو اور یہ کہا جائے کہ آفتاب تو ہے مگر وہ کسی پہلے زمانہ میں طلوع کرتا تھا اور اب وہ ہمیشہ کے لئے پوشیدہ ہے ایسا ہی وہ حقیقی آفتاب جو دلوں کو روشن کرتا ہے ہر روز تازہ بتازہ طلوع کرتا ہے اور اپنی قولی فعلی تجلیات سے انسان کو حصہ بخشتا ہے۔ وہی خدا سچا ہے اور وہی مذہب سچا جو ایسے خدا کے وجود کی بشارت دیتا ہے اور ایسے خدا کو دکھلاتا ہے اسی زندہ خدا سے نفس پاک ہوتا ہے۔

یہ امید مت رکھو کہ کوئی اور منصوبہ انسانی نفس کو پاک کر سکے۔ جس طرح تاریکی کو صرف روشنی ہی دور کرتی ہے اسی طرح گناہ کی تاریکی کا علاج فقط وہ تجلیات الٰہیہ قولی وفعلی ہیں جو معجزانہ رنگ میں پُر زور شعاعوں کے ساتھ خدا کی طرف سے کسی سعید دل پر نازل ہوتی ہیں اور اس کو دکھا دیتی ہیں کہ خدا ہے اور تمام شکوک کی غلاظت کو دور کر دیتی ہیں اور تسلی اور اطمینان بخشتی ہیں۔ پس اس طاقت بالا کی زبردست کشش سے وہ سعید آسمان کی طرف اٹھایا جاتا ہے۔ اس کے سوا جس قدر راہ اور علاج پیش کئے جاتے ہیں سب فضول بناوٹ ہے۔ ہاں کامل طور پر پاک ہونے کے لئے صرف معرفت ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ پُر درد دعاؤں کا سلسلہ جاری رہنا بھی ضروری ہے کیونکہ خدا تعالیٰ غنی بے نیاز ہے۔ اس کے فیوض کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے ایسی دعاؤں کی سخت ضرورت ہے جو گریہ اور بُکا اور صدق وصفا اور دردِ دل سے پُر ہوں۔ تم دیکھتے ہو کہ بچۂ شیرخوار اگرچہ اپنی ماں کو خوب شناخت کرتا ہے اور اس سے محبت بھی رکھتا ہے اور ماں بھی اس سے محبت رکھتی ہے مگر پھر بھی ماں کا دودھ اترنے کے لئے شیرخوار بچوں کا رونا بہت کچھ دخل رکھتا ہے۔ ایک طرف بچہ دردناک طور پر بھوک سے روتا ہے اور دوسری طرف اس کے رونے کا ماں کے دل پر اثر پڑتا ہے اور دودھ اترتا ہے۔ پس اسی طرح خدائے تعالیٰ کے سامنے ہر ایک طالب کو اپنی گریہ وزاری سے اپنی روحانی بھوک پیاس کا ثبوت دینا چاہئے تا وہ روحانی دودھ اترے اور اسے سیراب کرے۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم ۔ روحانی خزائن جلد21 ص 32)

تورات کا عالم

حضرت عمرؓ کی شہادت سے چند دن قبل حضرت کعب الاحبارؒ، حضرت عمرؓ کے پاس گئے اور کہا میرے خیال میں آپ کی زندگی کے 3 دن باقی رہ گئے ہیں۔ انہوں نے پوچھا تمہیں کیسے پتہ چلا۔ بتایا کہ تورات سے معلوم ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تورات میں میرا نام لکھا ہے۔ تو کہنے لگے آپ کا نام تو نہیں مگر آپ کا حلیہ اور صفات موجود ہیں چنانچہ 3 دن بعد حضرت عمرؓ کو شہید کر دیا گیا۔

(تاریخ طبری۔ شہادت حضرت عمرؓ)

ایک ضروری وضاحت

مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں۔

الفضل شمارہ 20 جون 2011ء میں صفحہ 3 کالم 2 پر محترم ابن کریم صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قبل از خلافت کا ایک واقعہ بیان کیا ہے جو درست نہیں۔ اصل واقعہ یوں ہے۔ (جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خود تحریر فرما کر دیا ہے)

”جلسہ کے دنوں میں امتحان ہو رہے تھے۔ جلسہ کے آخری دن پیپر نہیں تھا تو ارادہ کیا کہ جلسہ میں شامل ہونا چاہئے۔ ربوہ پہنچ کر جلسہ سنا۔ جلسہ کے بعد جب اڈے پر پہنچا تو رش کی وجہ سے سیٹ نہیں مل رہی تھی۔ قاسم شاہ کو کہا کہ سائیکل پر چلتے ہیں۔ واپس آ کر سائیکل لیا اور اس پر فیصل آباد گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تحریک سائیکل سفر کی وجہ سے کیونکہ سائیکل پر لمبے سفر کی عادت تھی اس لئے اس پر بجائے پریشان ہونے کے سائیکل کے ذریعہ فیصل آباد پہنچ گئے۔ جلسہ بھی سن لیا اور پیپر بھی دے دیا۔“

ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفقت پر ممنون ہے۔ (ایڈیٹر)

ماہر ڈاکٹرز کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب
ماہر امراض جلد

مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب
آرتھوپیڈک سرجن

مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ
گائناکالوجسٹ

تمام ڈاکٹر صاحبان مورخہ 26 جون 2011ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت منداحباب وخواتین ڈاکٹرز صاحبان کی خدمت سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور شعبہ پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروا لیں ۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

قافلے نور کے

جس گھڑی معبدوں کو سجا کے چلے
کتنی شدت سے جھونکے ہوا کے چلے

کتنے معصوم خوں میں نہا کے چلے
جب خدا کے گھروں میں دھماکے چلے

اس طرح قاتلوں نے تھے حملے کئے
جیسے طوفاں قیامت گرا کے چلے

پھر تو ''النور'' سے پھر تو ''الذکر'' سے
ہم تھے پیرو جواں کو اُٹھا کے چلے

ان کے لب پہ ترانے تھے توحید کے
ہاں وہ ایماں کی شمعیں جلا کے چلے

اے شہیدوں کی رُوحو! مبارک تمہیں!
تم ہو مولا کی جنت کما کے چلے

دشمنو! آ کے دیکھو! تمہارے لئے
ہم دعاؤں کے پتھر اُٹھا کے چلے

اُن کی میّت کو مٹی نے گوہر کیا
تم نے سمجھا کہ اُن کو رُلا کے چلے

سب اُسی نے تھے بخشے وہی لے گیا
تذکرے پھر خدا کی رضا کے چلے

ان کے صبر و تحمل کا اعجاز ہے
کہ عدو بھی سبھی ڈگمگا کے چلے

ان کی ڈھارس بندھائی تھی ''مسرور'' نے
جیسے رندوں کو ساقی پلا کے چلے

ہم جو آگے بڑھے ہیں تو پیچھے فراز
قافلے نُور کے جگمگا کے چلے

اطہر حفیظ فراز

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 621

ایک مکی عرب کا سفر قادیان اور انقلاب آفریں تاثرات

اخبار بدر 17 مئی 1906ء ص 8 سے ماخوذ اردو ترجمہ:۔

''امّا بعد۔ عرض کرتا ہے امیدوار رحمت تواب احمد رشید نواب مجھ کو ایک زمانہ ہوا کہ ہندوستان میں وارد ہوں۔ ہر قسم کے لوگوں سے ملنے کا اتفاق رہا۔ ازاں جملہ حضرت اقدس امام الزمان ...... جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متعلق بہت کچھ مختلف باتیں سنتا رہا۔ موافق بھی۔ مخالف بھی۔ مگر بکثرت ان کے مخالف ہی رائیں سنتا رہا۔ چونکہ ان کی کوئی تصنیف و تالیف کبھی دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا اور زیادہ تر مخالفوں سے ہی ملنا جلنا رہتا تھا۔ اس لئے میں بھی انکار و مخالفت پر تلا ہوا تھا۔ مگر صرف زبانی جمع خرچ تھا۔ یعنی کبھی قلم نہیں اٹھایا اور الحمدللہ زبان سے بھی کبھی کوئی سخت کلمہ شائد نہ نکلا ہو گا۔ مگر پھر مخالفت مخالفت ہے۔ مجھ کو بارہ تیرہ سال کا عرصہ ہوا جبکہ میں نے مکہ معظّمہ میں ایک خواب دیکھا تھا۔ جس میں میں نے امام کی ...... بیعت کی تھی اور اس خواب کا ظہور کا ہمیشہ منتظر رہتا تھا۔ اس کے بعد میں نے متعدد مقامات و مختلف اوقات میں کچھ آوازیں سنیں۔ کچھ خواب دیکھے۔ مگر حضرت اقدس کی خبر بھی جب تک میرے کان میں نہیں پہنچی تھی۔ رفتہ رفتہ جب ہندوستان میں آنے کا اتفاق ہوا۔ تو میں نے یہ سنا کہ ایک شخص مرزا غلام احمد صاحب قادیان میں ہیں جنہوں نے دعویٰ .... کیا ہے تو یہ بات کچھ ایسی بھیانک اور غیر مانوس معلوم ہوتی تھی کہ اندازہ سے باہر اور خاص کر مخالفین کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہوا۔ مگر .... حق کی روشنی مجھ پر ظاہر ہوئی۔ جب میں پنجاب میں پہنچا۔ تو قریب تین ماہ کے امرتسر رہنے کا اتفاق ہوا۔ وہاں بھی حضرت اقدس کے مخالفین ہی سے زیادہ تر ملنے کا اتفاق رہا۔ جن سے بجز مخالفت کے دوسری بات ہی نہیں سنتا تھا۔ الغرض ایسی حالت میں یکا یک جماعت احمدیہ میں سے دو ایک شخصوں سے .... کچھ نیم گفتگو سی ہو کر رہ گئی۔ بحث ناتمام رہی۔ دوسرے روز پر ملتوی ہوئی۔ دوسرے روز بھی کسی وجہ سے ملتوی ہو گئی شب کو میں نے حضرت اقدس کو خواب میں دیکھا اور جن لوگوں سے مباحثہ ٹھہرا تھا۔ بلا تامل یہ کہہ دیا کہ اس کا فیصلہ خاص دن میں جا کر جناب مرزا صاحب سے ہی ہوگا۔ جیسے میرے دل میں اس جوش کے ساتھ یہ ارادہ ہوا۔ کہ جس قدر جلدی ہو سکے قادیان پہنچوں یہاں تک کہ میں قادیان پہنچا۔ راہ میں بلکہ پہنچ کر بھی بہت سی باتیں میرے دل میں تھیں مگر پہنچتے ہی وہ باتیں خود بخود دل سے نکلنی شروع ہو گئیں۔ میں اس کو بجز کرامت یا اعجاز کے کیا کہہ سکتا ہوں۔ قادیان دارالامان میں پہنچ کر دوسرے روز حضرت اقدس (روحی فداہ) کی قدم بوسی سے مشرف ہوا۔ جو کیفیت مجھ کو حاصل ہوئی۔ اس کو میں ان لفظوں میں ادا کرتا ہوں۔

دوسری بار جو حضرت اقدس سے نیاز حاصل ہوا تو مجھ سے نہ رہا گیا اور میں نے بیعت کر ہی لی............ اس کے بعد میں موافق عادت کے دوپہر کو سو گیا۔ تو دیکھتا کیا ہوں کہ آپ فرماتے ہیں۔ ہماری رائے تجھ کو ابھی بیعت کرنے کی نہیں تھی۔ ہم چاہتے تھے کہ اپنے شکوک پورے طور پر رفع کر لیتا۔ تو بہتر تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میرے دل میں ایسے شکوک ہی نہیں رہے جن کے ازالہ کی ضرورت ہو دوسرے روز میں نے یہ خواب آپ سے عرض کیا۔ کہ واقعی ہمارے دل میں یہی بات تھی کہ جو تو نے دیکھی۔ اس کے بعد آپ نے مہتمم کتب خانہ کو حکم فرمایا کہ جو تصنیف میں مانگوں مجھ کو دی جاوے۔ چنانچہ آٹھ دس تصنیف میں نے لیں۔ **ازاں جملہ حمامة البشریٰ جس کو میرے ساتھ خاص تعلق ہے اس کی تعریف سے تو میری زبان قاصر ہے صرف اتنا کہہ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ فقط ایک یہ کتاب تمام جہان کے لئے کافی ہے اور واقعی یہ تقریر اور یہ تحریر خارق عادت سوائے معجزہ کے اور کیا ہو سکتی ہے۔''**

بٹن دبائیے، صاف پانی حاضر

کیمل بک نام امریکی کمپنی نے ایسا واٹر پیوریفائر ایجاد کیا ہے جو محض 80 سیکنڈ میں ایک لیٹر پانی کو بالائے بنفشی شعاعوں کے ذریعے 99.99 فیصد تمام آلودگیوں سے پاک کر دیتا ہے۔ بس فلاسک میں پانی بھریئے، بٹن دبائیے اور ڈیڑھ منٹ بعد صاف شفاف پانی نوش جاں کر لیجئے۔ قیمت 100 ڈالر ہے۔

(سنڈے ایکسپریس 3 جنوری 2010ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

آنحضرت ﷺ کی خداداد فراست و بصیرت

قسط دوم آخر

ماحول مدینہ میں معاہدات

میثاق مدینہ کے نتیجہ میں داخلی امور سے اطمینان کے بعد رسولؐ اللہ نے مدینہ کے نواحی قبائل کی طرف توجہ فرمائی۔ سب سے پہلے آپؐ نے ان علاقوں کے قبائل سے روابط استوار کئے جہاں سے قریش مکہ کے تجارتی قافلے گزر کر عراق شام یا مصر جاتے تھے۔ ان قبائل کے ساتھ آپ نے بیرونی حملہ کے خلاف ایک دوسرے کی امداد کے معاہدے کرنے میں کامیابی حاصل کی، جس کے نتیجہ میں مسلمانوں کے باخبر رہنے کے لئے ان علاقوں میں اسلامی دستوں کی آزادانہ گشت کی راہ ہموار ہوگئی۔ جبکہ کفار کو یہ سہولت میسر نہ تھی۔ ان میں خاص طور پر جُہینہ، مزینہ اور غفار کے قبائل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ قبائل مدینہ کے جنوب مغرب میں ساحل سمندر کے قریب آباد تھے اور ان کے لئے مدینہ ایک تجارتی منڈی کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس لئے اس معاہدہ کے سوا ان کے پاس اور کوئی متبادل راہ نہ تھی۔ غفار قبیلہ کے ابوذرؓ غفاری مکی دور میں ہی مسلمان ہو چکے تھے۔ ہجرت مدینہ کے بعد ان کا نصف قبیلہ مسلمان ہو گیا۔ (مسلم (45) فضائل الصحابہ باب 28)

مدینہ آنے کے معاً بعد ایک بڑے قبیلہ جہینہ سے روابط ہوئے جب عقبہؓ بن عامر جہنی کی سربراہی میں ایک وفد نے مدینہ آکر اسلام قبول کیا۔ رسولؐ اللہ نے جہینہ کی ذیلی شاخوں بنوزرعہ، بنوربعہ کے ساتھ تحریری معاہدہ کیا کہ مسلمانوں کی طرف سے ان کے مال و جان محفوظ ہوگئے اور ان پر ظلم یا جنگ کرنے والے کے مقابل پر مسلمان ان کی مدد کریں گے۔ اسی طرح بنی شخ اور بنی الجرمز اور بنی الحرقہ سے بھی ایسے ہی معاہدے ہوئے۔

(طبقات الکبریٰ جلد 1 ص 270 تا 272)

5ھ مُزینہ قبیلہ کا وفد چار سو افراد کے ساتھ مدینہ آیا۔ ہجرت کے اس دور میں نومسلموں کے لئے دیہات کی بجائے مرکز اسلام شہر مدینہ کی برکات اور رسول کریم ﷺ کی محبت سے فیضیاب ہونا زیادہ پرکشش تھا۔ یہی خواہش مزینہ قبیلہ کی بھی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو کمال حکیمانہ انداز میں نصیحت فرمائی کہ تم جہاں بھی ہوگے مہاجر ہو یعنی ہجرت کی نیت کا ثواب پاؤ گے لہٰذا اپنے اموال اور علاقوں میں واپس چلے جاؤ۔ اس ارشاد کی تعمیل کے نتیجہ میں مدینہ کے نواح میں مسلمانوں کا ایک اور مضبوط دفاعی مورچہ قائم ہوگیا۔

(مسند احمد جلد 4 ص 55)

اسی طرح بنوحنیفہ کے سردار کے اسلام قبول کرنے کے بعد یہ اہم قبیلہ بھی مسلمانوں کا حلیف بن گیا۔ شمال میں آباد قبائل کو زیر کرنے کیلئے رسولؐ اللہ نے حسب ضرورت دومۃ الجندل اور موتہ کی طرف مہمات بھجیں۔ والی بصرہ اور شاہ غسان کی طرف قاصد بھیج کر روابط استوار کئے اور شمال میں آباد قبائل فزارہ، ایلہ اور عذرہ سے الگ معاہدات کئے۔

جن قبائل کے مابین کشمکش تھی ان کی مصالحت کرواکے انہیں اپنا حلیف بنایا اور اگر ان کی باہم صلح نہ ہوسکی تو ان میں سے ایک قبیلہ کو حلیف بنا کر اس سے تعلقات استوار کئے۔ جیسے مکہ کے نواح میں خزاعہ قبیلہ کی موجودگی مسلمانوں کے لئے انتہائی مفید رہی۔ الغرض مدینہ کے گردونواح میں آباد قبائل سے معاہدات کے نتیجہ میں تھوڑے ہی عرصہ میں رسولؐ اللہ نے اپنی حکمت وفراست سے مدینہ کو ایک محفوظ جزیرہ بنا دیا۔

قبائل عرب کی مزاج شناسی اوران سے پُرحکمت رابطے

9ھ میں عرب کے مختلف اطراف مدینہ میں مختلف قبائل کے وفود کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا۔ رسول اللہؐ ان قبائل کی زبان میں ان سے گفتگو فرماتے اور ان کے معروف دستور کے مطابق ان سے حسن سلوک فرماتے اور انعام واکرام دے کر رخصت فرماتے۔ اکثر ان میں سے اسلام قبول کر کے واپس لوٹتے۔ بنونہد سے ان کے لہجہ میں ایسا فصیح کلام فرمایا کہ صحابہؓ حیران رہ گئے۔ پھر مختلف قبائل اور علاقوں اور افراد کی خصوصیات کے مطابق ان کے حسب حال ایسا معاملہ اور حسن سلوک فرمایا اس سے بھی رسول اللہ ﷺ کی خداداد فراست وبصیرت کا خوب اندازہ ہوتا ہے۔

بے شک آنحضرت ﷺ نے دعویٰ سے قبل یمن اور شام کے چند تجارتی سفر کئے تھے۔ وہ بھی اس وسعت نظر میں ممد و معاون ہوئے ہوں گے۔ مگر جہاں تک آپؐ کی بصیرت کا تعلق ہے آپؐ ان قبائل کے مزاج اور خصوصیات سے بھی واقف تھے۔ ایک دفعہ آپؐ نے ایک عرب سردار کے ساتھ مختلف قبائل کے بارہ میں گفتگو کرتے ہوئے فرمایا:۔ کہ ”بہترین لوگ یمن کے ہوتے ہیں اور ایمان تو یمنی ہے۔ خصوصاً یمن کے قبائل لخم وجذام کے لئے اور حمیر قبیلہ کے عوام ان کے بادشاہوں سے بہتر ہیں اور قبیلہ حضر موت بنوحارث سے کہیں بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ نے قبیلہ بنی تمیم پر لعنت کی۔ عُصَیّہ قبیلہ وہ ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ خصوصاً اس کی شاخیں عبدقیس، جعدہ وغیرہ۔ اور انصار مدینہ کے قبائل اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ وغیرہ ان کے حلیف قبیلے بنو اسد، تمیم اور ہوازن سے قیامت کے دن بہتر ہونگے اور عرب کے بدترین قبائل نجران اور بنوتغلب ہیں اور جنت میں سب قبیلوں سے زیادہ مذحج قبیلہ کے لوگ ہوں گے“۔

(مسند احمد جلد 4 ص 387)

جب قبیلہ عبدالقیس کا وفد یمن سے آیا۔ پہلے تو رسول اللہؐ نے ان کے سردار عبداللہ بن عوفؓ کو دیکھ کر فرمایا کہ تم میں دو باتیں ایسی ہیں جو اللہ پسند فرماتا ہے ایک علم دوسرے ٹھہراؤ۔ پھر آپؐ نے ان کے ایک شخص جارُود سے اس کے بعض سوالات کا از خود ذکر فرمایا جن کے پوچھنے سے وہ جھجک رہا تھا۔

ان علاقوں میں شراب وغیرہ کا بہت رواج تھا آپؐ نے ان سے شرابوں کی اقسام کے بارہ میں پوچھا اور پانچ بنیادی ارکان اسلام کی تعلیم کے ساتھ ان کے حالات کے موافق بعض چیزوں کی ممانعت فرمائی۔ خاص طور پر ان میں رائج، روغنی گھڑے، کدو کے برتن، لکڑی کے برتن اور تارکول ملے برتنوں میں نبیذ یعنی کھجور کے رس کے لئے استعمال کرنے سے منع فرمایا۔ کیونکہ اس سے بھی نشہ پیدا ہو جاتا تھا۔ انہوں نے عرض کیا۔ یارسولؐ اللہ! آپؐ کو نبیذ برتنوں کے بارہ میں کیا علم ہے؟ فرمایا ہاں! یہ ایک تنا ہوتا ہے جسے تم کھرچ ڈالتے ہو۔ پھر اس میں ایک قسم کی کھجور قطیع یا خشک کھجور ڈالتے ہو۔ پھر اس پر پانی ڈالتے ہو۔ جب اس کا جوش تھم جاتا ہے تو اسے پیتے ہو۔

(مسلم (2) کتاب الایمان باب 8)

ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے علاقے کی آب وہوا مختلف ہے اگر ہم یہ مشروبات نہ پئیں تو ہمارے پیٹ پھُول جائیں گے۔ اسلئے ہمارے لئے کچھ رعایت فرمائیں۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہتھیلیاں بلند کر کے اشارے سے بتایا کہ اگر میں تمہیں اتنی سی رعایت دوں تو تم اتنی پیو گے یعنی رعایت سے کئی گنا فائدہ اُٹھاؤ گے۔

(ابوداود (23) کتاب البیوع باب 7)

نیز فرمایا اگر اس نقیر میں کھجور بھگو کر پیو گے تو تم ایک دوسرے پر تلوار لے کر چڑھ دوڑو گے اور کسی کی تلوار دوسرے کو اس طرح لگے گی کہ وہ ہمیشہ کے لئے لنگڑا ہو جائے گا۔ اس پر وہ لوگ ہنس پڑے آپؐ نے وجہ پوچھی تو انہوں نے عرض کیا ہم نے واقعی ایک دفعہ نقیر میں بھگو کر نبیذ پی تھی جس کے نتیجہ میں بعض لوگ ایک دوسرے پر تلوار سونت کر چڑھ دوڑے اور اس شخص کو ایک آدمی نے تلوار ماردی جس سے یہ لنگڑا ہوگیا جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔

پھر رسول اللہؐ نے ان کے علاقے میں پائی جانے والی کھجور کی قسمیں گنوائیں، اور انہیں مخالف آب و ہوا کا علاج بھی بتایا کہ تم فلاں کھجور کھایا کرو۔ تمہارے علاقہ کی بہترین کھجور برنی ہے جو بیماریوں کو دور کرنے والی ہے اور خود اس میں کوئی بیماری نہیں۔ جاتے وقت آنحضرت ﷺ نے ان لوگوں کو مدینہ کی پیلو کی مسواکیں دیں جوان کو بہت پسند تھیں اور وہ اپنے علاقے میں یہی استعمال کرتے تھے۔ (السیرۃ الحلبیہ جلد 3 ص 82)

بنوتمیم کا وفد آیا باوجودیکہ اس قبیلہ کی فخر و کبر کی عادت آپ کو پسند نہ تھی پھر بھی آپ نے ان مہمانوں کا ہر طرح لحاظ رکھا۔ ان کے ساتھ ان کا سردار قیس بن عاصم بھی تھا جو اپنے کمال حلم کی وجہ سے مشہور تھا۔ رسولؐ اللہ کی فراست نے اسے دیکھتے ہی پہچان کر فرمایا یہ بادیہ نشینوں کا سردار ہے۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 ص 71)

یہ لوگ فصاحت و بلاغت کے رسیا اور فخر و مباہات کے عادی تھے۔ انہوں نے ادب رسول کا لحاظ کئے بغیر مفاخرانہ انداز اپناتے ہوئے اپنے خطیب و شاعر کے ذریعہ قبائلی فضائل بیان کرنا چاہے رسول کریمؐ نے انہیں اس کی اجازت دے کر پھر اپنے خطیب اور شاعر کو کھڑا کیا۔ جس سے ان کے سردار بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور اسلام قبول کر لیا اور رسولؐ اللہ نے انہیں انعامات سے نوازا۔ (اسد الغابۃ جلد 1 ص 406، 407)

قبیلہ طے کا وفد اپنے سردار زید الخیل کے ساتھ آیا جو ایک فصیح و بلیغ شاعر اور خطیب تھے اور اپنے خاص گھوڑوں کی وجہ سے مشہور تھے۔ رسولؐ اللہ نے ان کے سامنے اسلام پیش کیا اور وہ مسلمان ہوگئے۔ حضرت زیدؓ سے گفتگو اور ملاقات کے بعد رسول اللہؐ نے ان کے بارہ میں اپنی بصیرت افروز رائے دیتے ہوئے فرمایا کہ عرب کے کسی شخص کی فضیلت کا ذکر مجھ سے نہیں کیا گیا مگر جب وہ مجھے ملا تو اسے اس سے کم تر پایا سوائے زید کے کہ ان کے بارہ میں جو سنا تھا انہیں اس سے بڑھ کر پایا۔ (السیرۃ الحلبیہ جلد 3 ص 86، 87)

طائف سے بنوثقیف کا وفد مدینہ آیا۔ جس سے مسلمان بہت خوش ہوئے کیونکہ رسولؐ اللہ طائف کے تبلیغی سفر میں جب رسول اللہؐ سے پہاڑوں کے فرشتہ نے اہل طائف کی ہلاکت کے بارہ میں پوچھا تو آپؐ نے انتہائی دوراندیشی سے اس وقت یہ عرض کیا تھا کہ ان کو ہلاک نہ کیا جائے ”میں امید کرتا ہوں ان کی نسل سے توحید کے ماننے والے پیدا ہوں گے“۔

(بخاری کتاب بدء الخلق باب 7)

فتح مکہ کے بعد اہل طائف قلعہ بند ہو گئے اور رسول اللہؐ ان کا محاصرہ چھوڑ کر واپس تشریف لے آئے تھے۔ اب رسول اللہؐ کی امید برآئی اور اہل طائف کا وفد خود حاضر تھا۔ آنحضرت ﷺ نے ان لوگوں کے لئے مسجد نبوی میں ایک جانب خیمہ نصب کروایا۔ اسی میں یہ حکمت تھی انہیں قرآن سننے کا موقع ملتا رہے اور وہ دیکھیں کہ مسلمان نماز کیسے پڑھتے ہیں۔ اس موقع پر بعض صحابہ نے یہ سوال کیا کہ اہل طائف مشرک اور نجس ہیں ان کو مسجد نبوی میں نہ ٹھہرایا جائے آپؐ نے فرمایا کہ ان کی نجاست ظاہری نہیں، باطنی ہے اور انہیں مسجد میں ہی ٹھہرا کر ان کے لئے اصلاح و تربیت کے مواقع پیدا فرمائے۔

(احکام القرآن لجصاص جلد 3 ص 109)

حکیمانہ جواب

رسول اللہ ﷺ کی فراست و بصیرت کا غیر معمولی اظہار آپ کی ان مجالس سے بھی ہوتا تھا، جن میں متنوع لوگ اپنی حاجات اور مسائل دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوتے اور آپؐ ہر فرد کو اس کے مناسب حال جواب سے نوازتے۔

ایک دفعہ بنی فزارہ قبیلہ کے ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میری بیوی نے سیاہ رنگ کے بچے کو جنم دیا ہے (گویا سرخ و سفید میاں بیوی کے ہاں ایسے بچے کی پیدائش اس کے لئے قابل اعتراض تھی)

آنحضرت ﷺ نے جس کمال بصیرت و حکمت سے اس کی تشفی کروائی اسے دیکھ کر انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ آپؐ نے اس سے پوچھا کہ تمہارے اونٹ ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا کس رنگ کے ہیں؟ کہا سرخ رنگ کے۔ فرمایا ان میں کوئی گندمی رنگ کا بھی ہے؟ کہنے لگا جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا سرخ اونٹوں میں گندمی کہاں سے آگیا؟ کہنے لگا شاید اس کے باپ دادا میں کوئی اس رنگ کا ہو۔ آپؐ نے فرمایا پھر تمہارا بیٹا بھی ممکن ہے اپنے آباء میں سے کسی کے رنگ پر چلا گیا ہو۔ (بخاری (71) کتاب الطلاق باب 24)

اس طرح آپؐ نے آج سے ڈیڑھ ہزار سال پہلے تولیدی وراثت کے لطیف مضمون کی طرف توجہ دلا کر یہ مسئلہ حل کر دیا۔

ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا عمل کون سا ہے؟ آپؐ نے فرمایا وقت پر نماز ادا کرنا پھر والدین سے حسن سلوک اور پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

(بخاری (81) کتاب الادب باب 1)

ایک اور موقع پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا عمل وہ ہے جس پر ہمیشگی اور دوام اختیار کیا جائے۔

(بخاری (84) کتاب الرقاق باب 18)

اس اہم سوال کے جواب میں بھی آپ نے کمال حکمت اور بصیرت سے ایک فقرہ میں اس جماعت کی مکمل صفات اور علامات بیان کرنے کا حق ادا فرما دیا۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہؐ سے پوچھا لوگوں میں سے اللہ کو سب سے پیارا کون ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ کو سب سے زیادہ پیارے وہ ہیں جو لوگوں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچاتے ہیں اور اللہ کو سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ خوشی ہے جو ایک مسلمان کو دی جائے۔

(کتاب الدعاء لطبرانی جلد 12 ص 456)

ایک اور شخص نے جہاد پر جانے کی اجازت چاہی تو فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا پھر ان کی خدمت کر کے تم جہاد کرو۔

(بخاری (81) کتاب الادب باب 3)

ایک اور شخص نے (جس کی طبیعت میں غصہ غالب تھا) کہا مجھے کوئی وصیت کریں آپؐ نے فرمایا کبھی غصہ نہ کرو۔ اس نے پھر پوچھا کوئی اور نصیحت آپؐ نے ہر بار یہی جواب دیا کہ غصہ نہیں کرنا۔

(بخاری (81) کتاب الادب باب 76)

حضرت ابو ذرؓ کو (جو تنہائی پسند تھے) حسن معاشرت کے بارہ میں یہ نصیحت فرمائی کہ لوگوں سے حسن خلق سے پیش آیا کریں اور بدی کا بدلہ نیکی سے دو اور کھانا پکاؤ تو شوربہ زیادہ کر لو اور اپنے ہمسایوں کو بھی اس میں سے دو۔

(ترمذی (28) کتاب البر والصلۃ باب 55، مسلم (46) کتاب البر والصلۃ باب 42)

نوافل کی ادائیگی میں آپؐ کا اپنا طریق یہ تھا کہ بالعموم رات کے آخری پہر گیارہ رکعت نماز تہجد بشمول تین وتر ادا فرماتے تھے۔

حضرت عمرؓ کے بارہ میں پتہ چلا کہ وہ بھی آخری پہر وتر ادا کرتے ہیں تو فرمایا کہ وہ ہمت والے ہیں اور حضرت ابوبکرؓ کے رات کو وتر پڑھ کر سونے کے طریق پر یہ تبصرہ فرمایا کہ وہ محتاط ہیں۔ اپنے صحابی حضرت ابو ہریرہؓ کو ان کے مناسب حال اسی احتیاط کی راہ اختیار کرنے کی وصیت کی اور فرمایا کہ تین وتر ادا کئے بغیر نہ سوئیں۔

(بخاری (26) کتاب التطوع باب 9)

جب سورۂ جمعہ کی آیات اتریں جن میں آخرین کی ایک جماعت کا ذکر ہے جن میں رسول اللہؐ مبعوث ہو کر تعلیم کتاب و حکمت دیں گے اور پاک کریں گے اور وہ ابھی صحابہ سے نہیں ملے تو اس پر ایک شخص نے سوال کیا یہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے تین مرتبہ یہ سوال کیا پھر نبی کریمؐ نے سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اگر ایمان ثریا ستارہ کی بلندی تک بھی چلا گیا تو ان لوگوں یعنی سلمانؓ اور اس کی قوم (اہل فارس) میں سے کچھ لوگ اسے واپس لے آئیں گے۔

(بخاری (68) کتاب التفسیر سورۃ الجمعۃ باب 373، مسلم (45) کتاب فضائل الصحابہ باب 59)

رسول اللہؐ کی کمال بصیرت ہے کہ اتنے اہم تفصیلی سوال کا جواب اتنی جامعیت اور اختصار سے دیا کہ کوئی تشنگی باقی نہ رہنے دی۔ پہلے تو زمانہ بتا دیا کہ ایمان کے ثریا پر اٹھ جانے کا زمانہ آخرین میں بعثت کا ہے۔ دوسرے یہ بتایا کہ آپ خود مبعوث نہیں ہوں گے۔ بلکہ سلمانؓ کی قوم سے ان جیسا آپ کا ایک وفا شعار خادم پیدا ہو گا اور تیسرے یہ بتایا کہ اہل فارس وہی خادم آکر ایمان کو دنیا میں قائم کرے گا۔

ایک اور موقع پر رسول اللہؐ نے بنی اسرائیل کے بہتر فرقوں کی طرح اپنی امت کے تہتر فرقوں میں بٹ جانے کی پیشگوئی کے ساتھ فرمایا کہ سب آگ میں ہوں گے سوائے ایک کے۔ تو آپؐ سے پوچھا گیا وہ کونسا فرقہ ہو گا؟ آپ نے فرمایا وہ جماعت جو میرے اور میرے صحابہؓ کے نمونہ اور نقش قدم پر چلنے والی ہو گی۔

(ترمذی (41) کتاب الایمان باب 18)

دراصل یہی وہ جماعت اور فرقہ ناجیہ تھا جس کی خوشبو محسوس کر کے اور اللہ سے خبر پا کر چودہ سو سال بعد آنے والے اپنے غلاموں کی خصوصیات اور خوبیوں کا بڑی محبت سے آپؐ نے ذکر فرمایا:۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ جنت البقیع کے قبرستان میں تشریف لے گئے اور اہل قبور کو سلام کیا۔ گزشتہ اصحابؓ کو سلامتی کی دعا دے کر پھر آخری زمانہ کی جماعت آخرین کو بھائی اور والہانہ رنگ میں یاد کرتے ہوئے شوق سے فرمایا کہ میری دلی تمنا ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو ان آنکھوں سے دیکھ لیتے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپؐ نے فرمایا تم تو میرے صحابہ ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو ابھی نہیں آئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپؐ اپنی امت کے ان افراد کو کیسے پہچانیں گے جو ابھی دنیا میں نہیں آئے۔ آپؐ نے فرمایا تم پنج کلیان گھوڑے (جن کے پاؤں اور پیشانی پر سفیدی کے نشان ہوتے ہیں) کالے سیاہ گھوڑوں کے درمیان دیکھو تو پہچان لو گے یا نہیں؟ صحابہ نے اثبات میں جواب دیا تو آپؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن وضو کی وجہ سے میرے ان امتیوں کے چہرے اور پاؤں روشن ہوں گے۔ اور میں حوض کوثر پر ان کا پیشرو ہوں گا۔

(مسند احمد جلد 2 ص 300)

الغرض اس پاک جماعت کی خوبیوں کو آپؐ نے بڑی محبت سے یاد کیا۔ ایک دفعہ صحابہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ کوئی ہم سے بھی بہتر ہو گا؟ ہم نے جہاد اور دینی خدمات کی توفیق پائی۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں ایک قوم ہے جو تمہارے بعد ہو گی وہ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں۔

(مسند دارمی کتاب الرقاق باب آخر ھذہ الامۃ)

خدا کرے کہ ہم اپنے آقا و مولا کی نیک امیدوں پر پورا اترنے والے ہوں اور آپؐ کی فراست و بصیرت سے حصہ پانے والے ہوں۔ آمین

مکرم عطاء النور صاحب

دنیا کا سب سے بڑا قبرستان

مکلی

مکلی دنیا کا سب سے بڑا قبرستان ہے جو ایک بزرگ خاتون مائی مکلی کے نام سے منسوب ہے جو اسی قبرستان میں دفن ہے اور ان کی بنائی ہوئی مسجد کی چاردیواری اب تک موجود ہے۔ مکلی کا قبرستان شہر ٹھٹھہ سے دو میل کے فاصلے پر تقریباً 6 مربع میل میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ سطح سمندر سے 75 تا 150 فٹ کی بلندی پر ایک پہاڑی پر واقع ہے اور چھ سو سال پرانا ہے۔ اس قبرستان میں دس لاکھ قبریں، مقبرے اور مزارات ہیں۔ مقبروں اور مزارات پر بابلی، ہندی، ترکی، ایرانی اور سندھی فن تعمیر کے نادر نمونے ملتے ہیں۔ یہاں بڑے بڑے اولیاء، علماء، شعراء، اہل علم و فضل، سندھ کے فرمانروا، امراء اور ملوک مدفون ہیں۔ مشہور مقبرے یہ ہیں۔ مرزا عیسیٰ خان ترخان کا مقبرہ جو 1617ء میں مغلوں کا گورنر سندھ تھا۔ سموں خاندان کے بادشاہ جام تماچی کا مقبرہ جو ایک غریب مچھیرن نوری کی محبت میں گرفتار ہو گیا تھا۔ عبداللہ شاہ اصحابی (متوفی 1683ء) کا مقبرہ جو سب سے نئی طرز کی عمارت ہے اور 1931ء میں تعمیر ہوئی۔ دور جدید کے نامور مشاہیر عبدالمجید سندھی اور پیر حسام الدین راشدی مکلی میں قریب قریب دفن ہیں اور پیر راشدی کے پہلو میں ایک قبر کی جگہ خالی رکھ دی گئی ہے جو جرمنی کی مستشرق ڈاکٹر اینی میری شمل کی وصیت کے مطابق ان کے لئے مخصوص کر دی گئی ہے۔

مکلی نامہ

سندھ کے ممتاز مؤرخ میر شیر علی قانع نے فارسی میں ایک مختصر منظوم رسالہ لکھا تھا جس میں مکلی کی ثقافتی اور تہذیبی اہمیت کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا نام ’’مکلی نامہ‘‘ ہے۔

مکرم طاہر محمود احمد صاحب

مملکت کے فرائض اور عوام کے حقوق

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی ایک صفت اَلْـمَلِک کا بار بار ذکر آیا ہے۔اسی طرح یہ بھی بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ ہی کی حکومت زمین و آسمان پر قائم ہے۔(اعراف:157)وہی حکمرانی کے اختیارات انسانوں کو بخشتا ہے۔
(بقرہ:248)

قرآن مجید میں دعا سکھلائی گئی ہے۔اے خدا! تو ہی بادشاہت کا مالک ہے۔جس کو چاہتا ہے حکومت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے حکومت چھین لیتا ہے۔جسے چاہتا ہے عزت بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے۔تیرے ہی ہاتھ میں ہر قسم کی خیر و برکت ہے اور تجھے ہر طرح کی قدرت حاصل ہے۔
(آل عمران:27)

اس دعا سے بھی ظاہر ہے کہ قرآن مجید کے نزدیک دنیا کی حکمرانی کا اصل حق خدا تعالیٰ کو ہے جو مالک الملک ہے۔وہ اپنی مشیت کے مطابق جنہیں چاہتا ہے حکومت دیتا ہے اور اپنی مشیت کے مطابق دوسرے لوگوں کو حکومت سے محروم کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی دو قسم کی مشیت

اللہ تعالیٰ کی مشیت دو طور پر ہوتی ہے۔

(1) مشیتِ کونی جسے تقدیرِ عام یا قانونِ قدرت بھی کہہ سکتے ہیں۔

(2) مشیتِ شرعی تقدیرِ خاص یا قانونِ شریعت کہتے ہیں۔خدا تعالیٰ کی دونوں مشیتیں مملکتوں کے سلسلہ میں کارفرما ہوتی رہی ہیں اور آج بھی کارفرما ہیں۔قرآنی عقیدہ کی رو سے دنیا کا کوئی سانحہ اتفاقی نہیں ہے بلکہ ہر انقلاب چھوٹا ہو یا بڑا اور ہر تبدیلی اچھی ہو یا بری اللہ تعالیٰ کے علم اور اس کے ارادہ سے ظاہر ہوتی ہے۔پس قرآنی نظریہ کے مطابق اصل حکومت روحانی ہو یا جسمانی اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے۔وہ اپنے اس اختیار کو اپنی مشیت کے مطابق ایک محدود حد تک اپنے بعض بندوں کے سپرد کر دیتا ہے جو درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کے منشاء کو پورا کرنے والے ہوتے ہیں۔

اُولُوا الْاَمْر کا انتخاب
امانت کے اہل لوگ

قرآن مجید نے عام اسلامی سلطنت کے لئے اُولوا الامر کا انتخاب مسلمانوں کی رائے اور ان کے انتخاب پر رکھا ہے اور انہیں اس بات کا پابند کیا ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں۔گویا اسلام حکمرانوں کو قانون کے تابع رکھتا ہے اور محدود اختیارات دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حکومت ایک امانت ہے۔مسلم معاشرہ کا فرض ہے کہ وہ خدائی حکم کے مطابق اسے ایسے لوگوں کے سپرد کریں جو اس امانت کے حقوق کو ادا کر سکیں۔ (النساء:59)

اس میں جمہور مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے نمائندے ان لوگوں کو بنائیں جو حکومت کی امانت صحیح طور پر ادا کرنے کے اہل ہوں۔

علمی و جسمانی صلاحیت

بنی اسرائیل کے نمائندوں نے حضرت موسیٰؑ کے بعد ایک اور نبی سے درخواست کی کہ آپ ہم پر کسی کو بادشاہ مقرر فرمائیں تا کہ ہم اس کی راہنمائی میں اللہ کے راستے میں جنگ کریں۔اللہ تعالیٰ نے اگلی آیات میں ذکر فرمایا ہے کہ ان کے نبی نے انہیں کہا کہ تم پر طالوت کو بادشاہ مقرر کیا جاتا ہے لیکن وہ لوگ اختلاف کرنے لگ گئے۔ان کا عذر یہ تھا کہ طالوت چونکہ مالی وسعت نہیں رکھتا اس لئے وہ بادشاہ بننے کا مستحق نہیں۔ہم اس کی نسبت بادشاہت کے زیادہ مستحق ہیں۔اس نبی نے ان کے اس سوال کے جواب میں فرمایا کہ مالی وسعت کا سوال کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔کیونکہ اول تو طالوت کا انتخاب اللہ تعالیٰ کی خاص مشیت سے ہوا ہے۔دوسرے اسے علم کی وسعت اور جسم کی صلاحیت حاصل ہے اور حکمرانی کا دارومدار درحقیقت انہی دو چیزوں پر ہے۔

حکمت اور قوت فیصلہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے سلسلہ میں فرمایا ہے۔کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو مضبوط سلطنت دی گئی تھی اور انہیں فصل الخطاب عطا کیا گیا تھا۔(ص:21)اس جگہ فصل الخطاب سے مراد اعلیٰ درجہ کی قوت فیصلہ ہے۔اس آیت سے ظاہر ہے کہ انتخاب کے وقت انتخاب کنندوں کا فرض ہے کہ اپنے حکمران نمائندہ کی قوت فیصلہ کا بھی جائزہ لیا کریں۔

اُولُوا الْاَمْر کیلئے قرآنی
ہدایات عدل و انصاف

اللہ تعالیٰ نے منتخب ہونے والے نمائندوں کو تلقین کی ہے۔جب تم برسر اقتدار آجاؤ اور قوم زمام سلطنت تمہیں سونپ دے تو تم اس بات کے ذمہ دار ہو کہ لوگوں کے حقوق کی حفاظت کرو اور ان کے فیصلے عدل و انصاف سے کرو۔گویا حکمرانوں کا انتخاب قوم اور جمہور کی رائے پر چھوڑا گیا اور حکمرانوں کو قانون اور انصاف کا پابند کر دیا گیا ہے۔

فساد سے اجتناب اور
عوام کی خیر خواہی

حکومت کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہماری دی ہوئی حکومت کو بعض لوگ صحیح طور پر استعمال کرتے ہیں اور بعض لوگ اس کا غلط استعمال کرتے ہیں۔قرآن مجید نے دونوں قسم کے بادشاہوں کا ذکر فرمایا۔قرآن مجید میں ایک طرف حضرت سلیمانؑ کو بطور عادل اور رحم دل بادشاہ کے پیش کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ ان کی سلطنت کے خلاف جو لوگ کوششیں کرتے تھے انہیں ناکام کر دیا گیا تھا۔ایسا ہی حضرت یوسفؑ کی ضمنی حکومت کا بھی تذکرہ آیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ وہ کس طرح دن رات بنی نوع انسان کی خیر خواہی کے لئے اپنے آپ کو مصروف رکھتے تھے۔

حضرت داؤدؑ کی مضبوط سلطنت اور محکم نظام کو بھی قرآن مجید نے بطور مدح ذکر فرمایا ہے۔ان بزرگ بادشاہوں کے مقابل پر اللہ تعالیٰ نے نمرود کا ذکر کیا ہے کہ وہ اس لئے الوہیت کا مدعی بن بیٹھا کہ خدا نے اس کو بادشاہت دے دی تھی۔
(بقرہ:252)

پھر موسیٰؑ کے زمانہ کے فرعون مصر کا ذکر کیا ہے جو اپنی سلطنت پر مغرور ہو کر کہہ رہا تھا کہ اتنی بڑی سلطنت کا میں مالک ہوں۔موسیٰ جیسے حقیر انسان پر کیسے ایمان لا سکتا ہوں۔پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت یوسفؑ کے زمانہ کے بادشاہ مصر کا ذکر فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سچی خوابیں آتی تھیں اور آنے والے حوادث سے بعض دفعہ اطلاع مل جاتی تھی۔اس کی اس نیکی کا ہی اثر تھا کہ اسے حضرت یوسفؑ جیسا وزیر خزانہ مل گیا تھا۔بادشاہ مصر کا قانون ملک میں سب پر حاوی تھا اور خود حضرت یوسفؑ اس قانون کے پابند تھے۔جیسا کہ آیت .... (یوسف:77) سے ظاہر ہے۔غرض قرآن مجید نے دنیا میں نیکی قائم کرنے والے بادشاہوں کا بھی ذکر فرمایا ہے اور درمیانی درجے کے عام نیک بادشاہوں کا بھی حال ذکر کیا ہے اور پرلے درجے کے شریر اور مفسد بادشاہوں کی حالت کا بھی تذکرہ فرمایا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ بادشاہ اور حکمران اچھے بھی ہو سکتے ہیں اور بُرے بھی۔اچھے بادشاہ ہر طرح سے قابلِ عزت واحترام ہیں اور ان سے پورا تعاون کرنا اور ان کی پوری پوری اطاعت کرنا اہلِ ملک کا فرض ہے۔ایسے بادشاہوں کے خلاف کسی قسم کی سازش یا بغاوت روا نہیں۔دوسری قسم کے بادشاہ ملک کے اندر اعتقادی اور عملی فتنہ و فساد پیدا کرتے ہیں۔ان کی حکومت دیرپا نہیں رہ سکتی اور اللہ تعالیٰ کی مشیت کونی کے مطابق ان کا اقتدار ان سے چھین لیا جاتا ہے۔

مستحقین میں قومی اموال کی تقسیم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔کہ اگر ان لوگوں کو حکومت میں کچھ اختیارات مل جائیں تو یہ تو لوگوں کو کھجور کی گٹھلی کا چھلکا (یعنی حقیر ترین چیز) بھی نہ دیں گے۔(نساء:54)اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حکمرانوں کا فرض ہے کہ قومی اموال مستحقین میں تقسیم کریں۔ان کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ ناجائز طور پر ان اموال کو اپنے تصرف میں لائیں اور نہ ہی ان کے لئے روا ہے کہ بخل سے کام لیں اور مستحق اور حاجت مند اصحاب کو محروم کر دیں۔

عوام کے اموال پر غاصبانہ
قبضہ کی ممانعت

ایک آیت میں اللہ تعالیٰ نے عبدِ صالح کا ذکر فرمایا ہے۔جس نے یتیموں کی روزی کمانے کی کشتی کو اس لئے سوراخ کر دیا تھا تا ظالم بادشاہ اسے چھین کر اپنے تصرف میں نہ لے آئے۔چنانچہ وہ عبدِ صالح کا کشتی کو چھیدنے کی وجہ ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔کہ دریا کی چڑھتی جانب سے ایک بادشاہ آ رہا تھا جو ہر اچھی کشتی کو غاصبانہ طور پر چھین لیتا تھا۔ (کہف:80)

اس آیت سے حکمران کے لئے ایک یہ قانون مستنبط ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کے اموال پر غاصبانہ قبضہ نہیں کر سکتے۔پس جمہور کا یہ فرض ہے کہ قومی حکومت کی تشکیل کرتے وقت ایسے افراد کو اپنا نمائندہ مقرر کریں جو دوسروں کے مال کو خرد برد کرنے والے نہ ہوں اور قومی اموال میں کسی قسم کے ناجائز تصرف کا ان سے خطرہ نہ ہو۔

امور مملکت باہمی مشورہ سے سرانجام دینا

قرآن مجید نے عام سلطنت کے سلسلہ میں یہ ہدایت دی ہے کہ کاروبار سلطنت باہم مشورہ سے سرانجام پانے چاہئیں۔ سرورکونین حضرت خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے۔ وَشَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ کہ آپ اپنے ساتھیوں سے بھی مشورہ لیا کریں۔ اس حکم سے ظاہر ہے کہ جب روحانی مملکت کے بانی کو مشورہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو عام سلطنت کے اراکین بدرجہ اولیٰ مشورہ کرنے کے لئے مکلّف ہیں۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے بطور قانون فرمایا ہے کہ حکومت کا کاروبار لوگوں کے باہمی مشورہ سے سرانجام پانا چاہئے۔
(الشوریٰ:39)

حکومت کو اللہ تعالیٰ کا حق سمجھنا اور رشوت کا خاتمہ

قرآن مجید نے ایک ہدایت یہ بھی دی ہے کہ حکومت کے لئے منتخب نمائندوں کا فرض ہے کہ وہ حکمرانی کو اللہ تعالیٰ کا حق سمجھیں اور اپنے آپ کو اس حصہ میں محض مشیّت ربانی کے نافذ کرنے والے قرار دیں۔ اسے خدا تعالیٰ کا ایک احسان سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو جو ضمنی اختیار بخشا تھا یعنی انہیں مصر کی بادشاہت میں وزیر خزانہ مقرر کیا گیا تھا حضرت یوسفؑ اسے نعمت خداوندی قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں۔ خداوند یہ سراسر تیرا احسان ہے کہ تونے مجھے یہ اقتدار بخشا ہے۔ (یوسف:102)

ظاہر ہے کہ جب ایک حاکم حکومت کو الٰہی امانت سمجھے گا اور اسے اپنے اوپر انعام قرار دے گا تو وہ اس حکومت کی خیر خواہی اور بہبودی کے لئے امکان بھر کوشش کرتا رہے گا اور اسے ہر حال میں حکومت کا مفاد ہی مقدم ہوگا۔ ایسا حکمران ملک سے رشوت ستانی کا خاتمہ کرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تم حکام کو رشوت دے کر لوگوں کے اموال کو ناجائز طور پر مت کھاؤ۔ (بقرہ:189) وہ افراد کو بھی رشوت دینے سے منع کرے گا اور اس بات کی بھی نگرانی کرے گا کہ حکام میں سے کوئی شخص رشوت نہ لے۔

روٹی کپڑا اور مکان مہیا کرنا

قرآن مجید نے یہ امر اچھی حکومت کی اولین ذمہ داری قرار دی ہے کہ وہ اپنے ملک کے تمام لوگوں کی ضروریاتِ زندگی کا اچھا انتظام کرے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے۔

ضروریاتِ زندگی کم از کم قرآنی تعلیم کے مطابق یہ ہیں کہ سلطنت کے ہر فرد کو کھانے کے لئے خوراک، پہننے کے لئے کپڑے اور رہنے کے لئے مکان میسر ہو۔
(طٰہٰ:120,119)

اختلافات کی صورت میں فیصلہ قانونِ ربانی اور سنتِ نبویؐ کے مطابق

قرآن مجید کی ایک ہدایت یہ بھی ہے کہ اگر اولی الامر (حکمران افراد) اور عام لوگوں میں اختلاف پیدا ہوجائے تو اسے قانون ربانی اور سنت نبوی کے مطابق حل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

”اے مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکمرانوں کی بھی اطاعت کرو۔ ہاں اگر تم میں کوئی نزاع پیدا ہوجائے تو اسے حل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ۔“
(النساء:60)

قرآن مجید کی اس ہدایت کے مطابق مسلمانوں کی سلطنت ڈکٹیٹرانہ حکومت نہیں ہوسکتی بلکہ وہ ہمیشہ جمہوری اور عوام کی نمائندہ حکومت ہوگی۔ اس کے ارکان اور عام آدمی کے اختلاف کی صورت میں ان کا اپنا قول قانون نہ ہوگا بلکہ خدا تعالیٰ کا قانون اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سب کے لئے، حکمرانوں کے لئے بھی اور عام کے لئے بھی واجب الاتباع ہوگا۔

آزادیٔ رائے اور حریت ضمیر

لوگوں کو آزادیٔ رائے اور حریت ضمیر سے کسی صورت میں محروم نہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان کے بارے میں بھی کسی قسم کے جبر و اِکراہ کی اجازت نہیں دی۔ فرمایا کہ دین کے معاملہ میں کسی طرح کا جبر جائز نہیں ہے۔ مشورہ کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ نے آزادیٔ رائے کا احترام پیدا فرمایا ہے۔ قرآن مجید نے حضرت موسیٰ علیہ السلام والے فرعون مصر کے زمانہ کے طرزِ حکومت کا ذکر کرتے ہوئے اس کے بعض اچھے پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے۔ سورۂ مومن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کا معاملہ اپنی پارلیمنٹ میں پیش کیا اور قوم سے حضرت موسیٰؑ کے قتل کی منظوری لینی چاہی۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی تقریر کا ذکر بھی فرمایا جو ایمان چھپائے ہوا تھا۔ اس شخص نے آزادانہ طور پر قوم کے نمائندوں سے کہا تھا۔

”کہ اے میری قوم! آج تو تم زمین پر حکمران ہو اور تمہیں اختیارات حاصل ہیں لیکن یہ بھی سوچ لو کہ کل کو اگر خدا کا عذاب ہم پر آ گیا تو اس سے کون بچائے گا اور اس وقت ہماری مدد کون کرے گا؟“ (المومن:30)

اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ جہاں عام حکومت میں نمائندوں کے ذریعہ سے عوام کی نمائندگی ہونی چاہئے وہاں پر یہ بھی ضروری ہے کہ ان نمائندوں کو اپنی رائے کے اظہار میں پوری پوری آزادی حاصل ہو۔ نیز تمام گفتگو دلیل پر مبنی ہونی چاہئے۔

انفرادی ملکیت تسلیم کرنا

اسلام نے انفرادی ملکیت کو تسلیم کیا ہے اور حیوانات کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ہم ان کو پیدا کرتے ہیں اور پھر انسانوں کو ان جانوروں کا مالک قرار دیتے ہیں۔
(یٰس:72)

پس عام اسلامی سلطنت کا بھی فرض ہے کہ وہ لوگوں کی انفرادی ملکیت پر غاصبانہ قبضہ نہ کرے اور نہ ہی انہیں اپنی جائیداد میں جائز تصرف سے روکے۔ بلکہ اگر کوئی فرد یا جماعت کسی کی ملکیت پر ظالمانہ قبضہ کرنا چاہے تو حکومت کا فرض ہے کہ ایسے شخص کا ہاتھ روکے۔ ہاں حکومت کو حق ہے کہ نظامِ حکومت کو چلانے کے لئے اور ملک کے مستحق افراد کی صحیح خبر گیری کے لئے جن اخراجات کی ضرورت پیش آئے وہ صاحبِ ثروت افراد سے وصول کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے مال سے ایک رقم صدق دلانہ طور پر ان سے وصول کی جائے تا ان میں پاکیزگی پیدا ہو اور قومی طور پر نشوونما ہو سکے۔
(توبہ:103)

حکومت ایسے مصارف کے لئے غیر مسلموں سے بھی ان کی کمائی پر مناسب ٹیکس وصول کرنے کی مجاز ہے جس طرح ان کے مستحق افراد کی پوری پوری خبر گیری کی ذمہ وار ہے۔ اسلام نے عام اسلامی سلطنت کو بھی خدا اور رسولؐ کے نام پر اس بات کا ذمہ وار ٹھہرایا ہے کہ اپنی حدود سلطنت میں بسنے والے تمام غیر مسلموں کی جان، مال، عزت و آبرو اور مذہب کی پوری پوری حفاظت کرے۔ اس ذمہ داری کو ہر وقت یاد دلانے کے لئے اصطلاحاً ان لوگوں کو ذمی کہا جاتا ہے۔

تمام معابد کی حفاظت کی ذمہ داری

تمام معابد کی حفاظت کی ذمہ دار ہے۔ مسلمانوں کی مساجد ہوں، یہود کے گرجے ہوں عیسائیوں کے کلیسے ہوں یا اور دوسری قوموں کی عبادت گاہیں ہوں قرآن مجید یکساں طور پر ان کی حفاظت اور صیانت کو ضروری قرار دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

”کہ اگر اللہ تعالیٰ ظالم انسانوں کا ہاتھ دوسرے انسانوں کے ذریعہ سے نہ روکتا تو پھر تو یہود کے معبد، عیسائیوں کے صوامع، دوسری قوموں کی عبادت گاہیں اور مسلمانوں کی مساجد محفوظ نہ رہ سکتیں۔“ (الحج:41)

اس آیت سے ظاہر ہے کہ خدائی منشاء کو پورا کرنے کے لئے اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ وہ تمام معابد کی حفاظت کرے اور کسی غیر کو بھی دوسروں کی عبادت گاہوں پر قبضہ کرنے یا انہیں مسمار کرنے کی اجازت نہ دے بلکہ ہر قوم کا حق ہے کہ اس کا معبد اس کے پاس رہے اور وہ آزادی سے اس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرسکیں۔

قرآن مجید نے اس سلسلہ میں یہ بھی ہدایت دی ہے کہ اگر کسی قوم نے بغض و کینہ سے مسلمانوں پر زیادتی بھی کی ہو تب بھی مسلمانوں کے لئے روا نہیں کہ وہ عدل و انصاف کو ہاتھ سے دیں۔ فرمایا۔

کسی قوم کی عداوت تمہیں جادۂ عدل و حق پرستی سے منحرف نہ کردے۔ تم بہر حال عدل پر قائم رہو کیونکہ عدل ہی تقویٰ کے قریب ہونے کا موجب ہے۔ (المائدہ:9)

پس اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ عام امن اور انصاف کے علاوہ معابد کی حفاظت اور عبادت کی آزادی کی پوری پوری نگرانی کرے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کی ذمہ داری

حکومت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کی ذمہ دار ہے۔ افراد کی تعلیم و تربیت اس کا فرض ہے اور ملک کے تمام حصوں سے بدی اور جرم کا قلع قمع کرنا اس کے ذمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اچھی سلطنت کے اراکین کے متعلق فرماتا ہے۔

”کہ وہ لوگ ایسے ہیں کہ جب ان کو طاقت ملے گی تو وہ عبادت قائم کریں گے اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا پختہ انتظام کریں گے۔ نیکی کا حکم دیں گے اور بدی سے پوری طرح منع کریں گے۔ تمام امور کا انجام اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔
(الحج:41)

اس آیت میں عمائدین سلطنت کا فرض ٹھہرایا گیا ہے کہ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنے والے ہوں۔ امر بالمعروف کرنے والے ہوں اور نہی عن المنکر کرنے والے ہوں۔ ان چار صفات کے اراکین حکومت کی اساس اور بنیاد کو محکم کرنیوالے ہیں۔

اگر قرآنی احکامات پر عمل کیا جائے تو معاشرہ امن کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ ہر طرف خوشحالی ہی خوشحالی نظر آ سکتی ہے۔ ترقیات کی منازل بہت سرعت کے ساتھ طے کی جاسکتی ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم حافظ ناصر احمد عالم صاحب معلم وقف جدید پھیرو چیچی ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 25 مئی 2011ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام عاشر احمد عطا فرمایا ہے اور از راہ شفقت بابرکت تحریک وقف نو میں قبول فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مبارک احمد عالم صاحب مرحوم آف میرا بھڑکاں ضلع میرپور آزاد کشمیر کا پوتا اور محترم مشتاق احمد عالم صاحب آف میرپور آزاد کشمیر کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین نیز جماعت کے لئے بابرکت اور مفید وجود بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم قاسم احمد ساہی صاحب قائد ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے بھائی مکرم طارق احمد ساہی صاحب قائد ضلع فیصل آباد کو مورخہ 31 مئی 2011ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ بابرکت تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچی کا نام عطیۃ الشافی عطا فرمایا ہے۔ اس سے قبل ان کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری اقبال احمد محسن صاحب آف منڈی بہاؤالدین کی نواسی اور مکرم چوہدری غلام محمد صاحب آف چک نمبر 88 ر ج۔ب ضلع فیصل آباد کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری خوشدامن محترمہ بشریٰ خاتون صاحبہ اہلیہ محترم پروفیسر محمد دین انور صاحب مرحوم آف سرگودھا مورخہ 20 جون 2011ء کو پاؤں پھسلنے کی وجہ سے گر گئیں اور دائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ جس کا آپریشن رشید ہسپتال لاہور میں متوقع ہے۔ علاوہ ازیں محترمہ کینسر کے مرض میں بھی مبتلا ہیں اور عمر بھی 81 سال ہے احباب جماعت سے ان کی مکمل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہر پریشانی سے محفوظ رکھے اور صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مرزا رفیق احمد صاحب لالہ رخ واہ کینٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ سیدہ فریدہ انور صاحبہ بنت مکرم سید سردار حسین شاہ صاحب سابق افسر تعمیرات صدر انجمن احمدیہ مورخہ یکم جون 2011ء کو بقضائے الٰہی 71 سال کی عمر میں وفات پا گئیں مرحومہ پچھلے تین سال سے بغرض علاج اپنے داماد مکرم شعیب احمد ہاشمی صاحب کے ہاں کراچی میں مقیم تھیں۔ مرحومہ طالب علمی کے زمانہ ہی سے موصیہ چلی آ رہی تھیں۔ بہت ہی نیک صفات و خصائل کی مالک اور دلیر خاتون تھیں۔ ملنساری، ہمدردی خلق اور مظلوموں کی امداد کرنے میں اپنے عزیزوں اور اقرباء کے علاوہ دوسرے غیر احباب میں بھی ممتاز مقام حاصل تھا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند چندہ جات کی بروقت ادائیگی اور مختلف تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی اور خلافت سے والہانہ وابستگی رکھنے والی خاتون تھی۔ مرحومہ کی بیٹی اور داماد اگلے دن بذریعہ جہاز میت لے کر ربوہ آ گئے۔ نماز جنازہ بیت مبارک میں بعد از نماز ظہر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم محمد شبیر شاہد صاحب مربی سلسلہ واہ کینٹ نے دعا کروائی۔ اپنے سوگواران میں تین بیٹیاں مکرمہ عالیہ مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم شعیب احمد ہاشمی صاحب آرکیٹیکٹ، مکرمہ جویریہ مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب اسٹیٹ لائف راولپنڈی اور مکرمہ اقصیٰ مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم ابراہیم احمد ملک صاحب برسبین آسٹریلیا چھوڑی ہیں اور خدا کے فضل سے سب ہی خدمت سلسلہ میں مشغول ہیں۔

ملک اور بیرون ملک سے بے شمار احباب و خواتین نے بذریعہ ٹیلی فون ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا۔ یہ عاجز ان سب کا شکر گزار ہے کہ انہوں نے اس غم کی گھڑی میں ہمارا حوصلہ بڑھایا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے اور درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ولی الرحمٰن صاحب سنوری کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ رفیقہ رازق صاحبہ سابق صدر لجنہ نیشنل سری لنکا حال کیلگری اہلیہ مکرم محمد اسماعیل رازق صاحب سابق نیشنل سیکرٹری امور خارجہ سری لنکا مورخہ 5 جون 2011ء کو بعمر 64 سال بوجہ ہائی بلڈ پریشر چند روز بیمار رہ کر بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ سابق امیر جماعت سری لنکا محترم عبدالقادر مرحوم کی بیٹی اور مکرم ذیشان رازق صاحب سیکرٹری تربیت وینکوور سرے ایسٹ کینیڈا کی والدہ تھیں نیز مکرم خلیل احمد مبشر صاحب مربی سلسلہ وینکوور اور خاکسار کی سمدھن بھی تھیں آپ کی نماز جنازہ کیلگری میں مربی سلسلہ محترم ناصر بٹ صاحب نے پڑھائی اور بعد تدفین دعا بھی کروائی۔ آپ سلسلہ اور خلافت سے مثالی محبت کرنے والی بہت عمدہ اخلاق کی مالک تھیں۔

انتہائی سادہ اور نیک دل خاتون تھیں توکل علی اللہ کا مثالی نمونہ تھیں نماز پنجوقتہ اور تہجد کی پابند۔ انتہائی دعا گو اور بے انتہا خوبیوں کی مالک تھیں بے شمار دینی خدمات کے علاوہ سری لنکا کے ایک سکول میں 32 سال انگلش ٹیچر اور وائس پرنسپل بھی رہیں۔ آخری وقت تک کینیڈا میں بھی جماعتی سرگرمیوں اور ڈیوٹیوں میں شوق سے حصہ لیتی رہیں کیلگری میں بیت النور کے قریب گھر تھا آپ اکثر اوقات پیدل ہی نماز کیلئے سب سے پہلے حاضر ہو جاتی تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی مکرمہ ساجدہ صاحبہ اہلیہ مکرم انس احمد خان صاحب یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور اپنی قرب کی راہیں عطا کرے نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان داخلہ

رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی نے درج ذیل شعبہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

DPT: ڈاکٹر آف فزیکل تھراپی
BSC: الیکٹریکل، بائیومیڈیکل انجینئرنگ
BBA: ایچ آر، مارکیٹنگ، فنانس، اسلامک بزنس اینڈ فنانس
BMS: بیچلر آف میڈیا سٹڈیز
BS: سافٹ ویئر انجینئرنگ
PGD: اسلامک بزنس اینڈ فنانس، ٹی وی پروڈکشن
MBA: ایگزیکٹو (Modular)
ایم۔بی۔اے (ریگولر)
ایم اے: میڈیا پروڈکشن، براڈکاسٹ جرنلزم
MSC: میتھ میٹکس، فزکس، سٹیٹسٹکس
MS: ایچ آر، مارکیٹنگ، فنانس، سپلائی چین مینجمنٹ، اسلامک بزنس اینڈ فنانس، کمپیوٹر سائنسز، انفارمیشن سیکیورٹی، الیکٹریکل انجینئرنگ
MS: سپیچ لینگویج پیتھالوجی
MS/Mphil: میتھ میٹکس، فارم، کیمسٹری فزکس، سٹیٹسٹکس
Ph.D: کمپیوٹنگ، فارم، کیمسٹری، میتھ میٹکس مینجمنٹ سائنسز، ایچ آر ایم، مارکیٹنگ، فنانس
B Eng: الیکٹریکل، سافٹ ویئر انجینئرنگ
BS (آنرز): بزنس

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 جولائی 2011ء ہے۔ ایڈمیشن ٹیسٹ 17 جولائی کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے درجہ ذیل ویب سائٹ وزٹ www.riphah.edu.pk کریں۔

فون: 051-111510510

(نظارت تعلیم)

ملازمت کے مواقع

ایسے نوجوان جو کمپیوٹر پروگرامز میں مہارت رکھتے ہوں نیز اردو (In Page) اور انگریزی ٹائپنگ جانتے ہوں، خاص طور پر انگریزی زبان بولنے اور لکھنے کے ماہر ہوں اور جماعتی خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں نظارت صنعت و تجارت صدر انجمن احمدیہ پاکستان سے فوری رابطہ کریں۔ (نظارت صنعت وتجارت)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے نارووال سیالکوٹ کے ضلع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت وارا کین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

شربت صندل
100% خالص صندل سفید سے تیار کردہ خوش ذائقہ مشروب
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خبریں

کالعدم حزب التحریر سے رابطے، 4 میجر بھی شامل تفتیش

پاک فوج کے ترجمان میجر جنرل اطہر عباس نے کہا ہے کہ زیر حراست بریگیڈیئر علی خان کے کالعدم تنظیم حزب التحریر سے رابطے تھے اور مزید 4 میجروں کو بھی تفتیش میں شامل کرلیا گیا ہے۔ وہ غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث پائے گئے جو فوجی ڈسپلن کے خلاف ہے وہ حراست میں ہیں اور ان سے تفتیش کی جا رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ فوج جیسے بڑے ادارے میں ایسے عناصر کی موجودگی کو یکسر مسترد نہیں کیا جاسکتا۔

پاکستان میں جنگجوؤں کے کیمپ بدستور قائم، بھارت کا پھر الزام

بھارتی وزیر داخلہ چدم برم نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان میں جنگجوؤں کے تربیتی کیمپ بدستور قائم ہیں اور انہیں اس پار دھکیلنے کی کوششیں جا رہی ہیں، سیکیورٹی ادارے چوکس رہیں۔ وہ سری نگر میں اجلاس سے خطاب کررہے تھے۔

وفاقی بجٹ منظور، اپوزیشن کی ترامیم مسترد

قومی اسمبلی نے آئندہ مالی سال کیلئے 27 کھرب 67ارب روپے کے وفاقی بجٹ کی منظوری دے دی جبکہ بجٹ تجاویز کو قانونی تحفظ فراہم کرنے کیلئے فنانس بل 2011ء بھی منظور کر لیا گیا، سینٹ کی 20 تجاویز فنانس بل کا حصہ بن گئیں، اپوزیشن کی تمام ترامیم مسترد کردی گئیں۔

ماروی میمن نے قومی اسمبلی اور پارٹی رکنیت سے استعفیٰ دیدیا

مسلم لیگ (ق) کی قیادت مخالف رہنما رکن قومی اسمبلی ماروی میمن نے پارٹی کی حکومت میں شمولیت، عوامی امنگوں کے خلاف وفاقی بجٹ اور پارٹی کے اپنے ووٹرز کی توقعات پر پورا نہ اترنے پر اسمبلی اور پارٹی رکنیت سے استعفیٰ دیدیا۔ اس سے قبل ماروی میمن نے قومی اسمبلی میں نئے مالی سال کے بجٹ کی منظوری کے دوران پارٹی پالیسی کے برعکس بجٹ کے خلاف ووٹ دیا۔

پنجاب اسمبلی نے بجٹ منظور کرلیا

پنجاب اسمبلی نے آئندہ مالی سال کیلئے صوبے کے 6 کھرب 54ارب اور 71 کروڑ روپے کے مطالبات زر منظور کرتے ہوئے بجٹ 12-2011 کی منظوری دے دی ہے۔ اجلاس میں سخت شور وغل اور احتجاج کے بعد اپوزیشن کی کٹوتی کی تحریکیں کثرت رائے سے مسترد کردی گئیں۔

اوباما نے افغانستان سے فوج مرحلہ وار واپسی کا اعلان کردیا

امریکی صدر بارک اوباما نے افغانستان سے امریکی فوج کی مرحلہ واری واپسی کے پروگرام کا باضابطہ اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ رواں سال میں افغانستان سے 10 ہزار امریکی فوجی واپس بلا لئے جائیں گے۔ واشنگٹن میں افغانستان سے فوج واپس بلانے کا اعلان کرتے ہوئے صدر اوباما نے کہا کہ وہ 2009ء میں اعلان کردہ اپنا وعدہ پورا کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی مدد سے القاعدہ کی کمر توڑنے میں کامیابی حاصل ہوچکی ہے اور اسامہ بن لادن کو مارا جاچکا ہے لیکن القاعدہ کی مکمل شکست تک چین سے نہیں بیٹھیں گے انہوں نے کہا کہ اگلے سال مزید 23 ہزار فوجی واپس بلالیں گے اور افغان عوام کو اقتدار کی منتقلی 2014ء تک ہوجائیگی۔

کراچی میں ٹارگٹ کلنگ جاری، جون میں ہلاکتوں کی تعداد 126 ہوگئی

کراچی میں ٹارگٹ کلنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ مختلف علاقوں میں مزید 6/افراد قتل کردیئے گئے۔ جون کے 22 دنوں میں ہلاکتوں کی تعداد 126 تک جا پہنچی ہے۔

ایران سے گیس 2014ء میں ملنا شروع ہوجائے گی

وفاقی وزیر پٹرولیم ڈاکٹر عاصم کمال نے کہا ہے کہ ملک کو اس وقت 4ارب مکعب فٹ گیس کی قلت کا سامنا ہے۔ پاکستان ایران گیس پائپ لائن پر نیسپاک نے سروے شروع کردیا۔ منصوبہ 2012ء میں مکمل ہو جائے گا۔ جبکہ 2014ء میں ایران سے گیس کی سپلائی شروع ہوجائے گی۔

نماز جنازہ

مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم چوہدری محمود احمد صاحب 21 جون 2011ء کو 68 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی امریکہ میں انتقال کر گئے ہیں۔ ان کی میت 26 جون کو پاکستان پہنچے گی اور 27 جون کو بعد از نماز عصر بیت مبارک میں نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ محترم چوہدری محمود احمد صاحب، محترم پروفیسر چوہدری سلطان احمد صاحب حال امریکہ کے بہنوئی اور محترم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ اصلاح وارشاد مرکزیہ کے خسر تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

تصحیح

روزنامہ الفضل مورخہ 11 جون 2011ء کے صفحہ 7 پر کالم نمبر 2 میں عظیم احمد خان کا اعلان ولادت شائع ہوا ہے۔ اس اعلان کے آخر سے تیسری سطر میں لفظ مرحوم زائد شائع ہوگیا ہے۔ احباب درستی فرمالیں۔

درخواست دعا

مکرم منور احمد شیخ صاحب جنرل سیکرٹری ضلع بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ندیم خالد چوہدری صاحب بہاولنگر کا مثانہ میں پتھری کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جملہ پیچیدگیوں سے بچائے رکھے۔ مکمل صحت جلد عطا فرماوے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 24 جون

طلوع فجر	3:33
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	7:19

RAO ESTATE
راؤ اسٹیٹ
جائیداد کی خرید وفروخت کا ادارہ
Your Trust and Confidence is our Motto
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد صوفی گھی ایجنسی دارالرحمت شرقی الف ربوہ
آپ کی دعا اور تعاون کے منتظر راؤ خرم ذیشان 0321-7701739 047-6213595

ہر فرد۔ ہر عمر۔ ہر پیچیدگی کا فطری علاج
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلر لیب 0344-7801578:

Govt.Lic#ID.541 IATA
جلسہ سالانہ U.K کی خوشی میں 31 جولائی تک
ازبکستان۔ ایرویز کی تمام پروازوں پر
خصوصی رعایت
ملکی وغیر ملکی ٹکٹ۔ ریکنفرمیشن۔ انشورنس
ہوٹل بکنگ کی بار عایت سروس کے لئے
Sabina Travels Consultant
Rabwah 047-6211211,6215211 0334-6389399
Islamabad: 051-2829706,2871329 0300-5105594
پروپرائیٹر: رفیع احمد

FR-10

روحی
ڈپریشن کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 -6211434

سکائی لائیٹ کمیونیکیشنز ربوہ میں ملازمت کے مواقع
درج ذیل آسامیوں کیلئے کم سے کم گریجویٹ ہونا لازمی ہے، لیکن تجربہ کی بنیاد پہ میٹرک یا انٹرمیڈیٹ بھی رابطہ کرسکتے ہیں

IT منیجر	Graduate or Master in Computer Sciences with 2Year Experience
گرافکس ڈیزائنر	Photoshop, CorelDraw, InDesign,Internet Knowledge Required
ویب ڈیزائنر	HTML,CSS,Dreamweaver, JavaScript
کال سنٹر ایگزیکٹو	American Accent Required, Internet Knowledge Required
پروکیورمینٹ منیجر	Deal with Manufecturer, Inventory Mangement, Can Speak English

Send your CV on jobs@skylite.com OR contact at 0476215742
گریجویٹی، میڈیکل کی سہولت میسر ہے

COSMEDERM LASER کوسمیڈرم لیزر
غیر ضروری بالوں کا مستقل خاتمہ • ایشیائی جلد کیلئے جدید ترین مشین
Other Available Treatments acne acne scarring, fillersbotox, pigmentation, hair transplant
147-M Gulberg 3- Off Ferozepur Road Lahore
0321-4431936,By appt only 042-35854795 RWP Branch 0333-5221077